احمدی احباب کی تعلیم وتربیت کے لئے
روزنامہ
ٹیلی فون نمبر 213029 C.P.L 29
الفضل
ایڈیٹر: عبدالسمیع خان
Web:http://www.alfazal.com
Email:editoralfazl@hotmail.com
منگل 25 مئی 2004ء، 5 ربیع الثانی 1425 ہجری - 25 ہجرت 1383 ہش جلد 54-89 نمبر 113

عفو کی انتہاء

منافقوں کے سردار عبداللہ بن ابی سلول نے ام المومنین حضرت عائشہؓ پر ناپاک الزام لگایا۔ اس کے مخلص مسلمان بیٹے نے اسی جرم میں اپنے باپ کو قتل کرنے کی اجازت مانگی مگر آنحضرت ﷺ نے اس کی اجازت نہ دی۔

(اسد الغابہ جلد3ص197)

اخلاق عالیہ حضرت بانی سلسلہ احمدیہ

حضرت شیخ یعقوب علی صاحب عرفانی تحریر فرماتے ہیں۔

ایسی حالت میں دشمن آپ کے سامنے آتے ہیں کہ آپ جائز اور بجا طور پر ان سے انتقام لے سکتے ہیں اور آپ کو موقعہ اور اختیار حاصل ہے۔ مگر آپ نے اس حالت میں تلخ سے تلخ دشمنوں کو معاف کیا ہے اور کبھی بھی تو یہ کوشش اور خواہش نہیں کی کہ ان سے انتقام لیا جاوے۔

میرٹھ سے احمد حسین شوکت نے ایک اخبار شحنہ ہند جاری کیا ہوا تھا۔ یہ شخص اپنے آپ کو مجدد السنہ شرقیہ کہا کرتا تھا۔ حضرت مسیح موعود کی مخالفت میں اس نے اپنے اخبار کا ایک ضمیمہ جاری کیا۔ جس میں ہر قسم کے گندے مضامین مخالفت میں شائع کرتا۔ اور اس طرح پر جماعت کی دل آزاری کرتا میرٹھ کی جماعت کو خصوصیت سے تکلیف ہوتی۔ کیونکہ وہاں ہی سے وہ گندہ پرچہ نکلتا تھا۔ 2/ اکتوبر 1902ء کا واقعہ ہے۔ کہ میرٹھ کی جماعت کے پریذیڈنٹ جناب شیخ عبدالرشید صاحب جو ایک معزز زمین دار اور تاجر ہیں تشریف فرما تھے۔ حضرت اقدس کی خدمت میں عرض کیا کہ میں نے ارادہ کیا ہے کہ ضمیمہ شحنہ کے توہین آمیز مضامین پر عدالت میں نالش کر دوں۔ حضرت حجۃ اللہ نے فرمایا

"ہمارے لئے خدا کی عدالت کافی ہے۔ یہ گناہ میں داخل ہوگا اگر ہم خدا کی تجویز پر تقدم کریں۔ اس لئے ضروری ہے کہ صبر اور برداشت سے کام لیں"۔

جو لوگ اس گندہ لٹریچر سے واقف نہیں وہ اس فیصلہ کی اہمیت سمجھ نہیں سکتے۔ مگر جنہوں نے اس کو دیکھا ہے۔ وہ یقیناً کہہ سکتے ہیں۔ کہ اگر اس شخص سے عدالت کے ذریعے انتقام لیا جاتا تو عقلاً عرفاً اخلاقاً جائز ہوتا۔ مگر حضرت مسیح موعود نے ہرگز پسند نہ فرمایا۔ یہ پہلا موقع نہ تھا کہ حضرت اقدس نے اپنے دشمن کو اس طرح پر معاف کر دیا بلکہ اس قسم کا واقعہ اس سے پہلے بھی گزرا۔

ڈاکٹر ہنری مارٹن کلارک جو امرتسر کے میڈیکل مشن کے مشنری تھے اور مباحثہ آتھم میں عیسائیوں کی جانب سے پریذیڈنٹ تھے ایک دن خود بھی مناظر رہے۔ انہوں نے 1897ء میں حضرت مسیح موعود کے خلاف ایک مقدمہ اقدام قتل کا دائر کیا۔ یہ مقدمہ کچھ عرصہ تک چلتا رہا اور بالآخر محض جھوٹا اور بناوٹی پایا گیا اور حضرت اقدس عزت کے ساتھ اس مقدمہ سے بری ہوئے میں جو اس مقدمہ کو شائع کرنے والا ہوں اور ایک عینی شاہد ہوں اس وقت میں عدالت میں موجود تھا جب کپتان ڈگلس ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ گورداسپور نے حضرت اقدس کو مخاطب کر کے کہا کہ

"کیا آپ چاہتے ہیں کہ ڈاکٹر مارٹن پر مقدمہ چلائیں اگر چاہتے ہیں تو آپ کو حق ہے"

حضرت مسیح موعود نے فرمایا۔

میں کوئی مقدمہ کرنا نہیں چاہتا۔ میرا مقدمہ آسمان پر دائر ہے۔ (سیرۃ مسیح موعود ص 113)

کالج کے پروفیسر، سکول کے اساتذہ اور وقف عارضی

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث فرماتے ہیں:۔

"کالجوں کے پروفیسر اور لیکچرار، سکولوں کے اساتذہ، کالجوں کے سمجھدار طلباء بھی اپنی رخصتوں کے ایام اس منصوبہ کے ماتحت کام کرنے کے لئے پیش کریں۔ سکولوں کے بعض طلباء بھی اس قسم کے بعض کام کر سکتے ہیں۔ کیونکہ سکولوں کے بعض طلباء ایسے بھی ہوتے ہیں جو اپنی صحت اور عمر کے لحاظ سے اس قابل ہوتے ہیں کہ اس قسم کی ذمہ داریاں ادا کر سکیں۔ ان کو بھی اپنے نام اس تحریک کے سلسلہ میں پیش کر دینے چاہئیں۔ بشرطیکہ وہ اپنا خرچ برداشت کر سکتے ہوں"۔ (الفضل 23 مارچ 1966ء)

صدقات بلاؤں کو ٹالنے کا ذریعہ

ابتلاؤں، بیماریوں اور پریشانیوں کو ٹالنے کا بہترین ذریعہ دعا اور صدقات ہیں۔ مریضوں کو اپنی دعاؤں میں یاد رکھیں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل اور رحم سے ان کو شفائے کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے۔ اور اپنے صدقات امداد نادار مریضاں کی مد میں جمع کروا کر ثواب دارین حاصل کریں۔ انہی صدقات کی بدولت ہر سال ہزاروں نادار مریضوں کا مفت علاج ہوتا ہے۔ خدا تعالیٰ آپ کا حافظ و ناصر ہو۔ آمین (ایڈمنسٹریٹر فضل عمر ہسپتال ربوہ)

عطایا برائے گندم

ہر سال مستحقین میں گندم بطور امداد تقسیم کی جاتی ہے۔ اس کار خیر میں ہر سال بڑی تعداد میں مخلصین جماعت حصہ لیتے ہیں۔ لہذا احمدی مخلصین جن کو اللہ تعالیٰ نے اپنی نعمتوں اور برکتوں سے نوازا ہے۔ ان کی خدمت میں درخواست ہے کہ اس کار خیر میں فراخ دلی سے حصہ لیں۔ جملہ نقد عطایا بمد گندم کھاتہ نمبر 4550/3-981 معرفت افسر صاحب خزانہ صدر انجمن احمدیہ ربوہ ارسال فرمائیں۔
(صدر کمیٹی امداد مستحقین جلسہ سالانہ ربوہ)

محترم مولانا دوست محمد صاحب شاہد مورخ احمدیت

عالم روحانی کے لعل و جواہر (نمبر 301)

تجدید عہد کا دن

غالباً مارچ 1935ء کا واقعہ ہے کہ حضرت مصلح موعود کو ایک سفر کے دوران، جناب الٰہی سے القاء ہوا کہ جب تک مشیت الٰہی ہمیں کامیاب نہ کردے ہر چھٹے ماہ مطالبات تحریک جدید دوہرائے جانے چاہئیں اس لحاظ سے پہلا یوم تحریک جدید 26 رمئی کو بنتا تھا جو حضرت مسیح موعود کا یوم وصال بھی ہے۔ اور یہ دن بھی حضرت مصلح موعود کی قلبی تحریک کے ماتحت آیا۔

چنانچہ اس کے مطابق ہندوستان میں پہلا یوم تحریک جدید 26 رمئی 1935ء کو منایا گیا۔ اس سلسلہ میں قادیان میں بھی ایک جلسہ عام منعقد ہوا جس سے بنفس نفیس حضرت مصلح موعود نے خطاب فرمایا جس کے آغاز میں ارشاد فرمایا:۔

یہ خیال الٰہی تصرف کے ماتحت تھا اور اللہ تعالیٰ نے بغیر اس کے کہ ہم کسی بدعت کے مرتکب ہوں جس کی مذہب اجازت نہیں دیتا ہم کو یہ موقع دیا ہے اور وہ چاہتا ہے کہ ہم اس دن جس دن کہ اس نے حضرت مسیح موعود کو اپنے پاس بلا لیا اور آپ کے کام کا بوجھ ہمارے کندھوں پر ڈالا، ہم سے اس اقرار کی تجدید کرائے کہ دنیا مخالفتوں، عداوتوں اور عناد میں خواہ کتنی بڑھ جائے، ایک سچا احمدی اپنا فرض سمجھے گا کہ ہر قربانی کر کے اس مقصد کو پورا کرے جو اللہ تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود کے ذریعہ ہمارے سامنے رکھا ہے۔ ہم اس دن کو نہیں بھول سکتے جو ہماری خوشیوں کا آخری دن تھا جس سے پہلے دن کی شام تک ہم یہ خیال بھی نہیں کر سکتے تھے کہ رنج و غم کا کوئی دن بھی ہم پر آ سکتا ہے۔ اس دن جب ہم نے عشاء کی نماز پڑھی تو ہمارے دل خوش تھے کہ خدا تعالیٰ کا تازہ کلام سننے کا ہمیں ہر صبح موقع ملتا ہے جس کی ہدایت میں ہم آگے قدم اٹھاتے ہیں۔ **جس دن کہ ہم رات کو جب سوئے تو دنیا ہمارے لئے ابتدائے آفرینش کا منظر پیش کرتی تھی لیکن جب جاگے تو قیامت کا منظر ہمارے سامنے تھا۔ خدا کا مسیح اس صورت میں ہم سے جدا ہوا کہ ہم رات کو یہ خوشی اپنے قلوب میں لے کر سوئے تھے کہ صبح خدا کا تازہ کلام سنیں گے لیکن صبح نے ہمیں یہ پیغام دیا کہ وہ پیغام جس کے سننے کے لئے تیرہ سو سال سے بڑے بڑے بزرگ متمنی چلے آئے تھے، اس کا دروازہ ہمیشہ کے لئے بند کر دیا گیا۔ وہ 26 رمئی کا ہی دن تھا کہ جس دن دنیا کی لذتیں ہمارے لئے کوفت کا موجب بن گئیں**

.... اس کے بعد احباب جماعت کو ان کی عالمی ذمہ داریوں کی طرف توجہ لاتے ہوئے فرمایا:۔

آج وہی تاریخ اور وہی مہینہ ہے اور یہ دن ہمیں ان مقدس فرائض کی یاد دلاتا ہے جن کا پورا کرنا انسان کو قرب الٰہی کے بہترین مقام پر پہنچا دیتا ہے اور ہمارے دلوں میں پھر ایک امنگ پیدا کرتا ہے اور ہر احمدی اس آواز کو جس نے بتایا تھا کہ خدا کی طرف سے تمہارے لئے ترقیات کے جو وعدے ہیں اور قدرت ثانیہ کا ظہور میرے بعد ہوگا، آج بھی سن رہا ہے۔ حضرت مسیح کی طرح حضرت مسیح موعود نے بھی یہی پیغام دیا تھا کہ تمہارے لئے ترقیات کے جو وعدے ہیں وہ زیادہ تر میرے بعد پورے ہوں گے اور ان وجودوں کے ذریعہ پورے ہوں گے جنہیں اللہ تعالیٰ قدرت ثانیہ کا مظہر قرار دے گا۔ پس ہر احمدی پر جو منافق نہیں یہ دن نہیں گزر سکتا جب تک اسے اس کی ذمہ داری یاد نہ دلا دے اور یہ آواز اس کے کانوں میں نہ گونجے کہ دین کی ترقی چاہتی ہے کہ میں تم سے جدا ہو جاؤں اور خدمت..... کا کام تمہارے کندھوں پر پڑے۔

جس دن یہ اعلان شائع ہوا، اس پر آج 29 برس گزر چکے ہیں اور جس وقت یہ وعدہ پورا ہونا شروع ہوا اس پر بھی 27 سال گزر چکے ہیں اس عرصہ میں ہم نے اپنی ذمہ داریوں کو کس طرح ادا کیا؟ اس کا جواب وہ ترقی نہیں جو اس عرصہ میں سلسلہ کو حاصل ہوئی اس لئے کہ یہ محض اللہ تعالیٰ کے فضل سے ہوئی، ہم میں سے کون کہہ سکتا ہے کہ سلسلہ کا پھیلنا میری وجہ سے ہے اور اسے جو عظمت حاصل ہوئی ہے وہ میری (۔) کا نتیجہ ہے۔ سلسلہ احمدیہ کو مجموعی لحاظ سے جو ترقی حاصل ہوئی ہے، وہ اللہ تعالیٰ کے فضل اور رحمت سے ہوئی ہے اور اس میں کسی بندہ کا کوئی دخل نہیں۔ پس اس سوال کا جواب ہم میں سے ہر شخص کا دل ہی دے سکتا ہے اور ہم میں سے ہر ایک کو چاہئے کہ اپنے دل سے پوچھے کہ سلسلہ کی اس ترقی میں اس کا کتنا دخل ہے۔ اور اس پیشگوئی کو پورا کرنے اور اس ذمہ داری کو ادا کرنے کے لئے اس نے کیا کوشش کی ہے۔ اگر تو اس کے دل کا جواب خوشکن ہو تو وہ خوش ہو جائے کہ اللہ تعالیٰ کے ساتھ اس نے مال و جان قربان کر دینے کا جو وعدہ کیا تھا، وہ پورا ہو رہا ہے لیکن **اگر اس کا دل خوشکن جواب نہ دے اور اسے شرمندہ کرے کہ اس عرصہ میں اسے خدمت دین کا موقع نہیں ملا تو اس کے لئے حسرت ہے۔ کاش! ایسا انسان پیدا ہی نہ ہوا ہوتا اور دنیا کی زندگی اسے حاصل نہ ہوئی ہوتی۔** کچھ اوقات اس دوران میں ایسے بھی آئے ہیں جو نہایت خطرناک تھے اور جن میں خصوصیت سے جماعت کا امتحان لیا گیا ہے اور باوجود اس اقرار کے کہ ہم میں کمزوریاں ہیں اور کہ ابھی ہمیں بہت سی مزید قربانیوں کی ضرورت ہے، میں یہ کہہ سکتا ہوں کہ ان امتحانوں میں اکثر دوست کامیاب ہوئے ہیں۔"

(انوار العلوم جلد 14 صفحہ 3 تا 5 ناشر فضل عمر فاؤنڈیشن)

وعدۂ خلافت

وعدہ اس کا وفا مدام ہوا
پھر عطا ہم کو اک امام ہوا

اس کی صورت کی رونمائی کا
آسمانوں سے اہتمام ہوا

خوب سے خوب جلوہ آرائی
خوب سے خوب یہ نظام ہوا

نقش میں نقش ہو گیا زنجیر
حسن ہی حسن کا مقام ہوا

نور و محمود و ناصر و طاہر
عشق مسرور ہے جو نام ہوا

باقی سب دائرے شکستہ ہیں
اک تیرے نقش کو دوام ہوا

گردشیں اب غلام ہیں اس کی
جو کوئی آپ کا غلام ہوا

بن گئی دھڑکنوں میں اک تصویر
آج تو ہم سے ہمکلام ہوا

اس قدر روشنی تھی چہرے پہ
ماہ کیا مہر بھی تمام ہوا

ناصر احمد سید

پبلشر آغا سیف اللہ، پرنٹر سلطان احمد ڈوگر مطبع ضیاء الاسلام پریس مقام اشاعت دار النصر غربی چناب نگر (ربوہ) قیمت تین روپے پچاس پیسے

حضرت مصلح موعود کی روایات کی روشنی میں

سیرت حضرت مسیح موعود اور مصلح موعود کے بعض درخشندہ گوشے

مرسلہ: حبیب الرحمٰن زیروی صاحب

نماز باجماعت اور بچوں کی نگرانی

حضرت مصلح موعود فرماتے ہیں۔

میرے نزدیک ان ماں باپ سے بڑھ کر کوئی دشمن نہیں جو بچوں کو نماز باجماعت ادا کرنے کی عادت نہیں ڈالتے مجھے اپنا ایک واقعہ یاد ہے۔ ایک دفعہ حضرت صاحب کچھ بیمار تھے اس لئے جمعہ کے لئے (۔) میں نہ جا سکے۔ میں اس وقت بالغ نہیں تھا کہ بلوغت والے احکام مجھ پر جاری ہوں۔ تاہم میں جمعہ پڑھنے کے لئے (۔) آ رہا تھا کہ ایک شخص مجھے ملا اس وقت کی عمر کے لحاظ سے تو شکل اس وقت تک یاد نہیں رہ سکتی مگر اس واقعہ کا اثر مجھ پر ایسا ہوا کہ اب تک مجھے اس شخص کی صورت یاد ہے۔ محمد بخش ان کا نام ہے وہ اب قادیان میں ہی رہتے ہیں۔ میں نے ان سے پوچھا آپ واپس آ رہے ہیں کیا نماز ہو گئی ہے۔ انہوں نے کہا آدمی بہت ہیں (۔) میں جگہ نہیں تھی میں واپس آ گیا۔ میں بھی یہ جواب سن کر واپس آ گیا اور گھر میں آ کر نماز پڑھ لی۔ حضرت صاحب نے یہ دیکھ کر مجھ سے پوچھا (۔) میں نماز پڑھنے کیوں نہیں گئے، خدا تعالیٰ کا فضل ہے کہ میں بچپن سے ہی حضرت صاحب کا ادب ان کے نبی ہونے کی حیثیت سے کرتا تھا، میں نے دیکھا کہ آپ کے پوچھنے میں ایک سختی تھی اور آپ کے چہرہ سے غصہ ظاہر ہوتا تھا۔ آپ کے اس رنگ میں پوچھنے کا مجھ پر بہت ہی اثر ہوا۔ جواب میں میں نے کہا کہ میں گیا تو تھا لیکن جگہ نہ ہونے کی وجہ سے واپس آ گیا۔ آپ یہ سن کر خاموش ہو گئے لیکن اب جس وقت جمعہ پڑھ کر مولوی عبدالکریم صاحب آپ کی طبیعت کا حال پوچھنے کے لئے آئے تو سب سے پہلی بات جو حضرت مسیح موعود نے آپ سے دریافت کی وہ یہ تھی۔ کیا آج لوگ (۔) میں زیادہ تھے؟ اس وقت میرے دل میں سخت گھبراہٹ پیدا ہوئی کیونکہ میں خود تو (۔) میں گیا نہیں تھا۔ معلوم نہیں بتانے والے کو غلطی لگی یا مجھے اس کی بات سمجھنے میں غلط فہمی ہوئی ہے۔ میں ان کی بات سے یہ سمجھا تھا کہ (۔) میں جگہ نہیں۔ مجھے فکر یہ ہوئی کہ اگر مجھے غلط فہمی ہوئی ہے یا بتانے والے کو ہوئی ہے دونوں صورتوں میں الزام مجھ پر آئے گا کہ میں نے جھوٹ بولا۔ مولوی عبدالکریم صاحب نے جواب دیا ہاں حضور آج واقعہ میں بہت لوگ تھے۔ میں اب بھی نہیں جانتا کہ اصلیت کیا تھی۔ خدا نے میری بریت کے لئے یہ سامان کر دیا کہ مولوی صاحب کی زبان سے بھی اس کی تصدیق کرا دی۔ یا فی الواقع اس دن غیر معمولی طور پر زیادہ لوگ آئے تھے۔ بہرحال یہ ایک واقعہ ہوا ہے جس کا آج تک میرے قلب پر ایک گہرا اثر ہے۔ اس سے معلوم ہو سکتا ہے کہ حضرت مسیح موعود کو نماز باجماعت کا کتنا خیال رہتا تھا۔

(خطبہ جمعہ فرمودہ۔ 5 جون 1925ء خطبات محمود جلد 9 صفحہ 164-163)

بچوں کی دلداری

مجھے اپنے بچپن کی بات یاد ہے کہ ہماری والدہ صاحبہ کبھی ناراض ہو کر فرمایا کرتیں کہ اس کا سر بہت چھوٹا ہے تو مجھے یاد ہے کہ حضرت مسیح موعود فرمایا کرتے تھے یہ کوئی بات نہیں رانکین جو بہت مشہور وکیل تھا اور جس کی قابلیت کی دھوم سارے ملک میں تھی اس کا سر بھی بہت چھوٹا سا تھا۔ تو جو والدین اپنی اولاد کو شاہ دولہ کا چوہا بناتے ہیں ان کے بڑے سر اس بات پر دلالت نہیں کرتے کہ وہ بہت عقلمند ہیں۔ جو شخص اپنی اولاد کو علم اور عرفان سے محروم کرتا ہے اور اس کا سر اگرچہ بڑا ہی ہو تب بھی وہ بے عقل ہی ہے جس شخص کا اتنا دماغ ہی نہیں کہ سمجھ سکے۔ خدا اور رسول کیا ہے؟ قرآن کیا ہے؟ وہ عرفان کیا حاصل کر سکتا ہے۔

(خطبات محمود جلد دوم صفحہ 174)

حضرت امّاں جان اور برکات کا نزول

مجھے خوب یاد ہے اس وقت تو بُرا محسوس ہوتا تھا لیکن اب اپنے زائد علم کے ماتحت اس سے مزا آتا ہے۔ اس وقت میری عمر بہت چھوٹی تھی مگر یہ خدا کا فضل تھا کہ باوجودیکہ لکھنے پڑھنے کی طرف توجہ نہ تھی جب سے ہوش سنبھالی حضرت مسیح موعود پر کامل یقین اور ایمان تھا۔ اگر اس وقت والدہ صاحبہ کوئی ایسی حرکت کرتیں جو میرے نزدیک حضرت مسیح موعود کی شان کے شایان نہ ہوتی تو میں یہ نہ دیکھتا کہ ان کا میاں بیوی کا تعلق ہے اور میرا ان کا ماں بچہ کا تعلق ہے بلکہ میرے سامنے پیر اور مرید کا تعلق ہوتا حالانکہ میں بھی حضرت مسیح موعود سے کچھ نہ مانگتا تھا۔ والدہ صاحبہ ہی میری تمام ضروریات کا خیال رکھتی تھیں۔ باوجود اس کے والدہ صاحبہ کی طرف سے اگر کوئی بات ہوتی تو مجھے گراں گزرتی۔ مثلاً خدا کے کسی فضل کا ذکر ہوتا تو والدہ صاحبہ کہتیں میرے آنے پر ہی خدا کی یہ برکت نازل ہوئی ہے۔ اس قسم کا فقرہ میں نے والدہ صاحبہ کے منہ سے کم از کم سات آٹھ دفعہ سنا اور جب بھی سنتا گراں گزرتا۔ میں اسے حضرت مسیح موعود کی بے ادبی سمجھتا لیکن اب درست معلوم ہوتا ہے اور حضرت مسیح موعود بھی اس فقرہ سے لذت پاتے تھے .... چنانچہ نکاح کے بعد ہی آپ کی ماموریت کا سلسلہ جاری ہوا۔ خدا تعالیٰ نے بڑی بڑی عظیم الشان پیشگوئیاں کرائیں اور آپ کے ذریعہ دنیا میں نور نازل کیا اور اس طرح آپ کی جنت وسیع ہوتی چلی گئی۔

(خطبات محمود جلد سوم صفحہ 246-245)

بُری عادت سے ٹوکنا چاہئے

مجھے ایک دوست کا احسان اپنی ساری زندگی میں نہیں بھول سکتا اور میں جب کبھی اس دوست کی اولاد پر کوئی مشکل پڑی دیکھتا ہوں تو میرے دل میں ٹیس اٹھتی ہے اور ان کی بہبودی کے لئے دعائیں کیا کرتا ہوں۔ 1903ء کی بات ہے جب کہ حضرت مسیح موعود مولوی کرم دین والے مقدمہ کی پیروی کے لئے گورداسپور میں مقیم تھے وہ دوست جن کا میں ذکر کر رہا ہوں مراد آباد یو۔ پی کے رہنے والے تھے اور فوج میں رسالدار میجر تھے۔ محمد ایوب ان کا نام تھا۔ وہ حضرت مسیح موعود سے ملنے کے لئے گورداسپور آئے تھے۔ انہوں نے دو باتیں ایسی کیں جو میرے لئے ہدایت کا موجب ہوئیں۔ دلّی میں رواج تھا کہ بچے باپ کو تم کہہ کر خطاب کرتے، اسی طرح بیوی خاوند کو تم کہتی۔ لکھنؤ وغیرہ میں ''آپ'' کے لفظ سے مخاطب کرتے ہیں۔ گھر میں ہمیشہ تم تم کا لفظ سنتے رہنے سے میری عادت بھی تم کہنے کی ہو گئی تھی۔ یوں تو میری عادت تھی کہ میں حتی الوسع حضرت مسیح موعود کو مخاطب کرنے سے کتراتا تھا لیکن اگر ضرورت پڑ جاتی اور مجبوراً مخاطب کرنا پڑتا تو تم کہہ کر مخاطب کرتا تھا۔ چنانچہ مجھے اس دوست کی موجودگی میں آپ سے کوئی بات کرنی پڑی اور میں نے تم کا لفظ استعمال کیا۔ یہ لفظ سُن کر اس دوست نے مجھے بازو سے پکڑ لیا اور مجلس سے ایک طرف لے گئے اور کہا ''میرے دل میں آپ کا بڑا ادب ہے لیکن یہ ادب ہی چاہتا ہے کہ آپ کو آپ کی غلطی سے آگاہ کروں۔ اور وہ یہ کہ آپ کو حضرت مسیح موعود کو مخاطب کرتے وقت کبھی بھی تم کا لفظ استعمال نہیں کرنا چاہئے بلکہ آپ کے لفظ سے مخاطب کریں ورنہ آپ نے پھر یہ لفظ بولا تو جان لے لوں گا'' مجھے تو تم کا لفظ استعمال کرتے رہنے کی وجہ سے تم اور آپ میں کوئی فرق محسوس نہ ہوتا تھا بلکہ میں آپ کی نسبت تم کے لفظ کو زیادہ پسند کرتا تھا اور حالت یہ تھی کہ آپ کا لفظ بولتے ہوئے مجھے بوجہ عادت نہ ہونے کے شرم سے پسینہ آ جاتا تھا کیونکہ میں سمجھتا تھا کہ آپ کہنا جرم ہے۔ مگر اس دوست کے سمجھانے کے بعد میں آپ کا لفظ استعمال کرنے لگا اور ان کی اس نصیحت کا اثر اب تک میرے دل میں موجود ہے۔

اسی طرح ایک دفعہ میں نے لاہور آنے پر یہاں بعض لڑکوں کو نکٹائی لگاتے دیکھا اور میں نے بھی شوق سے ایک نکٹائی خرید لی اور پہننی شروع کر دی۔ گورداسپور ہی کا واقعہ ہے کہ وہی مرحوم دوست مجھے پکڑ کر ایک طرف لے گئے اور کہنے لگے ''آج آپ نے نکٹائی پہنی ہے تو ہم کل کنچنیوں کا تماشہ دیکھنے لگ جائیں گے کیونکہ ہم نے تو آپ سے سبق سیکھنا ہے جو قدم آپ اٹھائیں گے ہم بھی آپ کے پیچھے چلیں گے'' یہ کہہ کر انہوں نے مجھ سے نکٹائی مانگی اور میں نے اتار کر ان کو دے دی۔

پس ان کی یہ دو نصیحتیں مجھے کبھی نہیں بھول سکتیں اور میں سمجھتا ہوں کہ ایک مخلص متبع کو ایسا ہی ہونا چاہئے۔ اگر ہمارے خاندان کا کوئی نوجوان اپنی ذمہ داری کو نہیں سمجھتا تو صاحبزادہ صاحب! صاحبزادہ صاحب کہہ کر اس کا دماغ بگاڑنا نہیں چاہئے بلکہ اس کو کہنا چاہئے کہ ہوتے تو صاحبزادہ ہی تھے مگر اب غلام زادہ سے بھی بدتر معلوم ہو رہے ہیں اس لئے آپ کو چاہئے کہ اپنی اصلاح کریں''

یہاں یہ سوال بھی پیدا ہوتا ہے کہ کیا (۔) کوئی ظاہری لباس معین کرتا ہے جس کا ترک کرنا کسی انسان کو قابل مؤاخذہ بنا دے اور کیا فقط شلوار قمیص ہی (۔) لباس ہے؟ اس کا جواب یہ ہے کہ اس روایت سے یہ نتیجہ اخذ کرنا درست نہیں۔ واقعہ یہ ہے کہ انگریز ہندوستان میں ایک حاکم کے طور پر آیا اور ہندوستانیوں

سے اس کے لباس اور عادات اور اطوار کو اس بناء پر قبول نہیں کیا کہ ان میں کوئی فوقیت پائی جاتی تھی بلکہ یہ نقل ایک غلامانہ ذہنیت کے نتیجہ میں شروع ہوئی۔ حضرت مسیح موعود کے رفقاء آپ کی اولاد سے اتنی بلند توقعات رکھتے تھے کہ ان کے لئے ایک ادنیٰ سی لغزش بھی برداشت نہیں کر سکتے تھے۔

(سوانح فضل عمر جلد اول صفحہ 90 تا 92)

حضرت مولوی نورالدین صاحب کی رائے چالیس آدمیوں کے برابر

ایک دن حضرت صاحب اندر آئے تو والدہ صاحبہ سے کہا کہ انہیں (یعنی مجھے) انجمن کا ممبر بنا دیا ہے نیز ڈاکٹر محمد اسماعیل صاحب کو اور مولوی صاحب کو تا کہ اور لوگ کوئی نقصان نہ پہنچا دیں...... آپ کو کہا گیا 14 نام لکھ لئے ہیں۔ حضرت صاحب نے فرمایا اور چاہئیں، باہر کے آدمی بھی ہوں...... اس پر کہا گیا کہ زیادہ آدمیوں سے کورم نہیں پورا ہوگا۔ آپ نے فرمایا اچھا تھوڑے سہی۔ پھر کہا اچھا ایک اور تجویز کرتا ہوں اور وہ یہ کہ مولوی صاحب کی رائے چالیس آدمیوں کی رائے کے برابر ہو۔ اس وقت میرے سامنے ان لوگوں نے حضرت صاحب کو دھوکا دیا کہ حضرت! ہم نے مولوی صاحب کو پریذیڈنٹ بنا دیا ہے اور پریذیڈنٹ کی آراء پہلے ہی زیادہ ہوتی ہیں۔ حضرت صاحب نے کہا ہاں یہی میرا منشاء ہے کہ ان کی آراء زیادہ ہوں۔ مجھے اس وقت انجمنوں کا علم نہ تھا کہ کیا ہوتی ہیں ورنہ بول پڑتا کہ پریذیڈنٹ کی ایک ہی زائد رائے ہوتی ہے۔ تو انہوں نے یہ دھوکا دیا پھر تفصیلی قواعد مجھے ہی دیئے گئے تھے اور میں ہی حضرت صاحب کے پاس لے گیا تھا۔ اس وقت آپ کوئی ضروری کتاب لکھ رہے تھے۔ آپ نے پوچھا کیا ہے؟ میں نے کہا انجمن کے قواعد ہیں۔ فرمایا لے جاؤ ابھی فرصت نہیں۔ گویا آپ نے ان کو کوئی وقعت نہ دی۔

(سوانح فضل عمر جلد اول صفحہ 188-189)

حُقّہ

مجھے یاد ہے۔ کہ ہم ایک دفعہ پہاڑ پر جا رہے تھے تو میرے ساتھیوں میں ایک احمدی پٹھان بھی تھے جنہیں نسوار کھانے کی عادت تھی مگر بدقسمتی سے وہ اپنی ڈبیا گھر میں بھول آئے تھے۔ راستہ میں ایک کشمیری مزدور آ رہا تھا جس نے اپنے کندھے پر لکڑیاں اٹھائی ہوئی تھیں وہ اُسے دیکھتے ہی نہایت لجاجت کے ساتھ کہنے لگے اے بھائی کشمیری! اے بھائی کشمیری جی! اے بھائی جی! آپ کے پاس نسوار ہے۔ مجھے یہ بات سن کر بے اختیار ہنسی آ گئی کہ جو شخص تکبر کی وجہ سے اپنی گردن بھی نیچی نہیں کرتا تھا آج نشہ پورا نہ ہونے کی وجہ سے کس قدر لجاجت پر اتر آیا ہے۔ حضرت مسیح موعود کے زمانہ میں جو دوست باہر سے آپ کی ملاقات کے لئے آتے تھے اُن میں سے بعض لوگ حُقّہ کے بھی عادی ہوتے تھے۔ اُن دنوں قادیان میں اور تو کسی جگہ حُقّہ نہیں ہوتا تھا صرف ہمارے ایک تایا کے پاس ہوا کرتا تھا جو سخت دہریہ تھے دین سے بے تعلق تھے مگر حُقّہ کی عادت کی وجہ سے وہ اُن کے پاس بھی چلے جاتے اور انہیں مجبوراً اُن کی باتیں سُننی پڑتیں۔ ہمارے یہ تایا دین سے ایسے بے تعلق تھے کہ ایک دفعہ حضرت خلیفہ اوّل نے اُن سے پوچھا کہ آپ نے کبھی نماز بھی پڑھی ہے۔ وہ کہنے لگے میں تو بچپن سے ہی بڑا سلیم الطبع واقع ہوا ہوں۔ میں چھوٹی عمر میں ہی جب دیکھتا کہ لوگوں نے سر نیچے اور سرین اوپر کئے ہوئے ہیں تو میں ہنستا کہ یہ کیسے بیوقوف لوگ ہیں۔ اور اب تو میں بہت سمجھدار ہوں میں نے نماز کیا پڑھنی ہے۔ ایک دوست نے سنایا کہ ایک دفعہ ایک احمدی وہاں حُقّہ پینے کے لئے چلا گیا اور تھوڑی دیر کے بعد اپنے آپ کو گالیاں دیتے ہوئے واپس آ گیا۔ کسی دوست نے پوچھا کہ کیا بات ہے۔ وہ کہنے لگا کہ میں اپنے آپ کو اس لئے بُرا بھلا کہہ رہا ہوں کہ محض حُقّہ کی عادت کی وجہ سے مجھے اس کے پاس جانا پڑا اور حضرت مسیح موعود کے خلاف باتیں سُنی پڑیں۔ اگر مجھے یہ بُری عادت نہ ہوتی تو میں اس کے پاس کیوں جاتا اور اپنے آقا کے خلاف اس کے منہ سے کیوں باتیں سنتا۔

(تفسیر کبیر جلد ششم صفحہ 588)

حضرت مولوی عبدالکریم صاحب کی وفات

1905ء آیا۔ مولوی عبدالکریم صاحب بیمار ہوئے میری عمر سترہ سال کی تھی اور ابھی کھیل کود کا زمانہ تھا۔ مولوی صاحب بیمار تھے اور ہم سارا دن کھیل کود میں مشغول رہتے تھے۔ ایک دن یخنی لے کر میں مولوی صاحب کے لئے گیا تھا اس کے سوا یاد نہیں کہ کبھی پوچھنے بھی گیا ہوں۔ اس زمانہ کے خیالات کے مطابق یقین کرتا تھا کہ مولوی صاحب فوت ہی نہیں ہو سکتے۔ وہ تو حضرت مسیح موعود کے بعد فوت ہونگے۔ مولوی عبدالکریم صاحب کی طبیعت تیز تھی ایک دو سبق ان کے پاس الف لیلہ کے پڑھے پھر چھوڑ دیئے۔ اس سے زیادہ ان سے تعلق نہ تھا۔ ہاں ان دنوں میں یہ بحثیں خوب ہوا کرتی تھیں کہ حضرت مسیح موعود کا دایاں فرشتہ کونسا ہے اور بایاں فرشتہ کونسا ہے۔ بعض کہتے مولوی عبدالکریم صاحب دائیں ہیں اور بعض حضرت استاذی المکرم خلیفہ اوّل کی نسبت کہتے کہ وہ دائیں فرشتے ہیں علموں اور کاموں کا موازنہ کرنے کی اس وقت طاقت ہی نہ تھی اس لئے میں سمجھتا ہوں کہ اس محبت کی وجہ سے جو حضرت خلیفہ اوّل مجھ سے کیا کرتے تھے میں نورالدینیوں میں سے تھا۔ ہم نے ایک دفعہ حضرت مسیح موعود سے بھی دریافت کیا تھا اور آپ نے ہمارے خیال کی تصدیق کی۔ غرض (حضرت) مولوی عبدالکریم صاحب سے کوئی زیادہ تعلق مجھے نہیں تھا سوائے اس کے کہ ان کے پرزور خطبوں کا مداح تھا اور ان کی محبت حضرت مسیح موعود کا معتقد تھا۔ مگر جونہی آپ کی وفات کی خبر میں نے سنی میری حالت میں ایک تغیر پیدا ہوا۔ وہ آواز ایک بجلی تھی جو میرے جسم کے اندر سے گزر گئی۔ جس وقت میں نے آپ کی وفات کی خبر سنی مجھ میں برداشت کی طاقت نہ رہی دوڑ کر اپنے کمرے میں گھس گیا اور دروازے بند کر لئے۔ پھر ایک بے جان لاش کی طرح چار پائی پر گر گیا اور میری آنکھوں سے آنسوں رواں ہو گئے۔ وہ آنسو نہ تھے ایک دریا تھا۔ دنیا کی بے ثباتی، مولوی صاحب کی محبت مسیح موعود اور خدمت مسیح موعود کے نظارے آنکھوں کے سامنے پھرتے تھے۔ دل میں بار بار خیال آتا تھا کہ حضرت مسیح موعود کے کاموں میں یہ بہت سا ہاتھ بٹاتے تھے اب آپ کو بہت تکلیف ہوگی اور پھر خیالات پر ایک پردہ پڑ جاتا تھا اور میری آنکھوں سے آنسو کا دریا بہنے لگتا تھا۔ اس دن میں نہ کھانا کھا سکا نہ میرے آنسو تھمے حتّٰی کہ میری لااُبالی طبیعت کو دیکھتے ہوئے میری اس حالت پر حضرت مسیح موعود کو بھی تعجب ہوا اور آپ نے حیرت سے فرمایا محمود کو کیا ہو گیا ہے اس کو تو مولوی صاحب سے کوئی ایسا تعلق نہ تھا یہ تو بیمار ہو جائے گا۔ 1908ء کا ذکر میرے لئے تکلیف دہ ہے وہ میری کیا سب احمدیوں کی زندگی میں ایک نیا دور شروع کرنے کا موجب ہوا۔ اس سال وہ ہستی جو ہمارے بے جان جسموں کیلئے بمنزلہ روح کے تھی اور ہماری بے نور آنکھوں کے لئے بمنزلہ بینائی کے تھی اور ہمارے تاریک دلوں میں بمنزلہ روشنی کے تھی ہم سے جدا ہو گئی۔ یہ جدائی نہ تھی ایک قیامت تھی۔ پاؤں تلے سے زمین نکل گئی اور آسمان اپنی جگہ سے ہل گیا۔ اللہ تعالیٰ گواہ ہے اس وقت نہ روٹی کا خیال تھا نہ کپڑے کا صرف ایک خیال تھا کہ اگر ساری دنیا بھی مسیح موعود کو چھوڑ دے تو میں نہیں چھوڑوں گا۔ اور پھر اس سلسلہ کو دنیا میں قائم کروں گا۔ میں نہیں جانتا میں نے کس حد تک اس عہد کو نباہا ہے مگر میری نیت ہمیشہ یہی رہی کہ اس عہد کے مطابق میرے کام ہوں۔

(انوار العلوم جلد نمبر 8 صفحہ نمبر 367-368)

قلم کا جہاد

انبیاء کا دل بڑا شکر گزار ہوتا ہے- ایک معمولی سے معمولی بات پر بھی بڑا احسان محسوس کرتے ہیں- حضرت مسیح موعود کی کتابیں جب دن رات چھپتیں تو باوجود اس کے کہ آپ کئی کئی راتیں بالکل نہیں سوتے تھے لیکن جب کوئی شخص رات کو پروف لاتا تو اس کے آواز دینے پر خود اٹھ کر لینے کیلئے جاتے اور ساتھ ساتھ یہ بھی کہتے جاتے- کہ جَزَاکَ اللّٰہُ اَحْسَنَ الْجَزَآءِ اس کو کتنی تکلیف ہوئی ہے- یہ لوگ کتنی تکلیف برداشت کرتے ہیں خدا ان کو جزائے خیر دے حالانکہ آپ خود ساری رات جاگتے رہتے تھے-

میں کئی بار آپ کو کام کرتے دیکھ کر سویا اور جب کہیں آنکھ کھلی تو کام کرتے ہی دیکھا حتّٰی کہ صبح ہو گئی- دوسرے لوگ اگرچہ خدا کے لئے کام کرتے تھے لیکن آپ ان کی تکلیف کو بہت محسوس کرتے تھے۔ کیوں؟ اس لئے کہ انبیاء کے دل میں احسان کا بہت احساس ہوتا ہے-

(الفضل 19 راگست 1916ء ص 7)

عادت کے خلاف کام کرنا

مجھے یاد ہے جب میں مدرسہ میں پڑھا کرتا تھا تو پرانے دستور کے مطابق میں پاجامہ پہنا کرتا تھا۔ جو شلوار کے رواج سے پہلے عام طور پر سکولوں میں رائج تھا جو شرعی پاجامہ کہلاتا ہے وہ تو اوپر سے کھلا اور نیچے سے تنگ ہوتا ہے، لیکن وہ اوپر نیچے سے برابر پتلون نما ہوتا تھا اور وہی میں عموماً پہنا کرتا تھا۔ مجھے حضرت مسیح موعود دیکھ کر فرمایا کرتے تھے یہ پاجامہ کیا ہے جیسے بندوق کا گِلہ (تھیلا) ہوتا ہے۔ اب تو بندوقیں بھی پرانے طرز کی نہیں رہیں اور نہ ویسے تھیلے ہوتے ہیں۔ مگر پہلے اس قسم کے ہوا کرتے تھے۔ بعض لڑکوں نے مجھے کہا میں شلوار پہنا کروں چنانچہ میں نے شلوار بنوائی۔ مجھے خوب یاد ہے جب پہن کر میں گھر سے باہر آیا تو میں نہیں سمجھتا کوئی چور یا ڈاکو بھی کوئی واردات کر کے اتنی ندامت اور شرمندگی محسوس کرتا ہوگا جتنی کہ مجھے اس وقت شلوار پہننے سے محسوس ہوئی۔ میں آنکھیں نیچی کئے ہوئے بمشکل اس مکان تک جو پہلے شفاخانہ تھا اور جس میں اس وقت ڈاکٹر عبداللہ صاحب بیٹھا کرتے تھے آیا۔ بھائی عبدالرحیم صاحب اور بعض دوسرے استادوں نے اس بات کی تائید کی بھی کہ شلوار اچھی لگتی ہے مگر مجھے اتنی شرم آئی کہ واپس جا کر میں نے اسے اتار دیا۔ اب میں شلوار ہی پہنتا ہوں مگر اس کی عادت آہستہ آہستہ ہوئی ہے۔ اور میں سمجھتا ہوں اگر اب بھی میں دوسری قسم کا پاجامہ بدلوں تو گو اتنی شرم تو مجھے نہ آئے جتنی اس وقت آئی تھی لیکن کچھ نہ کچھ طبیعت میں بے اطمینانی ضرور ہو۔ پس اگر عادت کے خلاف ایک شلوار پہن کر جس کا عبادت یا شریعت سے کوئی تعلق نہیں طبیعت میں قبض اور بے اطمینانی پیدا ہو سکتی ہے تو یہ کوئی بڑے تعجب کی بات نہیں اگر میرے اس خطبہ پر بھی بعض لوگوں کو اچنبھا معلوم ہو۔ (خطبات محمود جلد 9 صفحہ 92-93)

پیشگی چندہ

ہالینڈ کے ایک مخلص نوجوان عمر نامی تھے۔ ان کی آمد کوئی زیادہ نہیں تھی مگر چندوں میں اس قدر باقاعدہ تھے کہ اکثر اپنے چندے پیشگی ادا کر دیتے تھے۔ ایک دفعہ انہیں اپنی ملازمت سے نوٹس مل گیا۔ ایک غریب آدمی کے لئے ایسا وقت بہرحال پریشان کن ہوتا ہے۔ مگر ان کا اخلاص اس قسم کا تھا کہ انہوں نے اپنی تھوڑی سی جمع شدہ پونجی میں سے چار ماہ کا چندہ پیشگی ادا کر دیا تا ایسا نہ ہو کہ کام نہ مل سکنے کے نتیجہ میں ان کے حالات چندہ پر اثر انداز ہوں۔

(تاریخ احمدیت جلد 12 ص 214)

سالانہ محفل مشاعرہ

زیر اہتمام مجلس انصاراللہ مقامی ربوہ

مجلس انصاراللہ مقامی ربوہ کے زیر اہتمام مورخہ 2/مئی 2004ء بروز اتوار رات 9 بجے سبزہ زار دفاتر انصاراللہ پاکستان میں دوسری سالانہ محفل مشاعرہ منعقد ہوئی۔ جس میں ربوہ کے علاوہ لاہور اور اسلام آباد سے احمدی شعراء نے تشریف لا کر رونق کو دوبالا کیا۔ اس محفل کے لئے سٹیج اور مقام مشاعرہ کو خوبصورتی سے سجایا گیا تھا۔ اسلام آباد کے معروف احمدی شاعر مکرم طاہر عارف صاحب مہمان خصوصی اور مکرم چوہدری محمد علی صاحب وکیل التصنیف تحریک جدید صدر محفل تھے۔ سٹیج سیکرٹری کے فرائض مکرم لئیق احمد عابد صاحب ایڈیشنل وکیل المال اول تحریک جدید نے سرانجام دیئے محفل مشاعرہ کا باقاعدہ آغاز تلاوت قرآن کریم سے ہوا جو مکرم سلطان محمد صاحب نے کی۔ حضرت خلیفۃ المسیح الرابع کا کلام مکرم غلام سرور طاہر صاحب نے خوش الحانی سے پیش کیا۔ جس کے بعد شعراء کرام نے اپنے اپنے کلام سنائے اور حاضرین سے داد وصول کی۔ سب سے پہلے سٹیج سیکرٹری صاحب نے اپنی نظم پیش کی جس کے دو اشعار یہ ہیں۔

سر بزم تیرا ہی ذکر ہے تیرا ذکر سب میں ہے مشترک
ہے جفاؤں کا بے وفاؤں کا تیرا ذکر کتنا عجیب ہے
رہا کوئی غم نہ کوئی خطر مسرور ہم کو عطا ہوا
لو آ گیا ہے وہ بادشاہ جو شریف ہے جو نجیب ہے

ان کے بعد ایک ایک کر کے شعراء تشریف لائے اور اپنے کلام سے حاضرین کو محظوظ کیا۔ ان شعراء کے چیدہ اشعار درج ذیل ہیں۔

نورالجمیل نجمی صاحب ربوہ

اک ذرا آپ کی نظروں کا اشارا ہو گا
شہر در شہر لبیک پکارا ہو گا
اشک در اشک دعاؤں کے خزینے ہونگے
سانس در سانس وفاؤں کا نظارا ہو گا

سید اسرار توقیر صاحب

وہ بولتا تھا اس کے پیچھے خدا کی تائید بولتی تھی
وہ ایسا عقدہ کشا تھا جس کا جواب تھا لاجواب جیسا

فرید احمد ناصر صاحب

محفل تو سرشام بہت خوب جمی ہے
اس شہر طلسمات میں بس تیری کمی ہے
ہر شہر پہ ہوتا ہے گماں شہر ہے اس کا
ہر موڑ پہ لگتا ہے کہ یہ اس کی گلی ہے

احمد منیب صاحب

کیسے جنوں رقص کے انداز چھن گئے
کیسے سنائیں داستاں ہم اس نڈھال کی
بس یہی شخص دولت کل ہے
دھڑکنوں میں بدل رہا ہے

محمد سلیم اختر صاحب

زمانہ جن کو خزف سے حقیر گردانے
تری گلی کے ستارے شمار ہوتے ہیں

ضیاءاللہ مبشر صاحب

اے مکین دل تجھے ہجر کا میں گلہ کروں نہ خدا کرے
ترے سارے عہد میثاقوں میں خدا کرے یاں خدا کرے
وہی عمر عمر عزیز ہے جو ترے قدم کی کنیز ہے
وہی زندگی تو امر ہوئی جو تیرے حضور وفا کرے

ناصر احمد سید صاحب لاہور

اس کی صورت کی رونمائی کا
آسمانوں سے اہتمام ہوا
باقی سب دائرے شکستہ ہیں
اک ترے نقش کو دوام ہوا
جو تیرے روبرو ہونا پڑا ہے
سخن کو باوضو ہونا پڑا ہے

صاحبزادی امۃ القدوس صاحبہ

آپ کی نظم مکرم احتشام احمد صاحب نے اپنی خوبصورت آواز میں ترنم سے پڑھ کر سنائی، چند شعر یہ ہیں۔

خدا کا یہ احسان ہے ہم پہ بھاری
کہ جس نے ہے اپنی یہ نعمت اتاری
نہ مایوس ہونا تھکن ہو نہ طاری
رہے گا خلافت کا فیضان جاری
خدا کا ہے وعدہ خلافت رہے گی
یہ نعمت تمہیں تاقیامت ملے گی
مگر شرط اس کی اطاعت گزاری
رہے گا خلافت کا فیضان جاری

عبدالکریم خالد صاحب

خلافت اک تعلق ہے خدا کا اپنے بندوں سے
خلافت روئے ارضی پر خدا کی بادشت ہے
اگرچہ ہم حقیر ہیں غبار راہ کی طرح
مگر یہ بات کم نہیں کہ تیرے کارواں میں ہیں
میں اس شہر کی مٹی سے اٹھا ہوں خالد
جس کے ذروں میں مسیحائی کا اعجاز بھی ہے

عبدالکریم قدسی صاحب

میں بیٹھ جاتا ہوں لکھنے اسے دعا کے خطوط
زمانہ جب بھی مجھے پُر ملال کرتا ہے
آ! صدر نشیں ہو محفل کا پہلے کی طرح
آ! دل والوں کو پاس بٹھا پہلے کی طرح
آ! تیرے بعد گلے ملنا ہی بھول گیا
آ! قدسی کو سینے سے لگا پہلے کی طرح

پروفیسر مبارک احمد عابد صاحب

افتخار بزم تھا تو عزم میں کوہ وقار
اب تجھے ڈھونڈا کریں گے حشر تک لیل ونہار
سو گیا چپ چاپ تو اے بلبل شیریں نوا
پھرتے ہیں گلیوں میں دیوانے تیرے پروانہ وار

طاہر عارف صاحب اسلام آباد

قدرت ثانیہ کی برکت سے
نور پہ نور ہم نے دیکھا ہے
مثل خورشید جو ہوا اوجھل
در منثور ہم نے دیکھا ہے
کیوں نہ ہو بے خودی اداؤں میں
حسن مسرور ہم نے دیکھا ہے
اک حسین عہد کے حسینوں میں
چشم بددور ہم نے دیکھا ہے

پروفیسر چوہدری محمد علی صاحب

کس کے عاشق ہیں اس بے اماں شہر میں
خیمہ زن آگ کے درمیاں شہر میں
کس کا دست دعا شہر کی ڈھال ہے
کس کے سجدوں کے ہیں سائباں شہر میں
لے گیا اپنے ہمراہ سب رونقیں
وہ جو تھا اک حسیں نوجواں شہر میں
شہر کا ناز تو شہر سے جا چکا
کس لئے آئے ہو اب میاں شہر میں

ڈیڑھ گھنٹہ تک یہ محفل شعر وسخن برپا رہی۔ اختتام پر مہمان خصوصی نے دعا کرائی۔ قبل ازیں شعراء کی خدمت میں عشائیہ پیش کیا گیا تھا۔ دوران تقریب حاضرین کی خدمت میں قہوہ سے تواضع کی گئی۔ اس محفل میں 800 سے زائد احباب نے شرکت کی۔

حکیم منور احمد عزیز صاحب

مکرم سردار بشیر احمد صاحب کی یادیں

مکرم سردار بشیر احمد صاحب ابن حضرت ماسٹر عبدالرحمان صاحب 1964ء میں قادر آباد بلوکی لنک نہر کی کھدائی کے دوران M.K کمپنی پر بطور انجینئر XEN نگران تھے۔ آپ کی رہائش کینال کالونی میں تھی اور چک چٹھہ کی جماعت میں شامل تھے۔ آپ ہر روز اپنی گاڑی میں اپنے تمام بچوں کو نماز مغرب میں ساتھ چک چٹھہ لاتے اور بیت الذکر میں نماز ادا کرتے اور کہتے تھے کہ جماعت سے مکمل رابطہ نماز باجماعت ہی کروا سکتی ہے۔ ایک مرتبہ آپ لاہور جا رہے تھے اور خاکسار انکی گاڑی میں ان کے ہمراہ تھا۔ بچے بھی ساتھ تھے۔ عصر کی نماز کا وقت تنگ ہو رہا تھا۔ آپ نے گاڑی کے اندر ہی نماز باجماعت ادا کی۔

سردار صاحب کی یہ بات مجھے اچھی طرح یاد ہے کہ اپنے بچوں کو خود پیسے دے کر سیکرٹری مال کے پاس بھیجتے اور چندہ کی رسید لانے کو کہتے۔ ایک دن آپ نے جناب حکیم عبدالعزیز صدر جماعت احمدیہ چک چٹھہ کو بتایا کہ بچپن ہی سے بچوں کو چندہ دینے کی عادت ڈالنی چاہیے۔ تاکہ ان کو پتہ چلے کہ چندہ کی بہت برکات ہیں۔

جماعتی احکامات میں اطاعت کا یہ عالم تھا کہ ایک مرتبہ قائد مجلس چک چٹھہ نے خدام اور اطفال کو اجلاس کے لیے ٹھہرایا۔ سردار صاحب کا بڑا بیٹا لطیف احمد تو بیٹھ گیا اور چھوٹا بیٹا انیس احمد نہ بیٹھا۔ اس پر آپ نے اپنے بیٹے انیس احمد سے بڑی ناراضگی کا اظہار کیا۔ یہاں تک کہ جاتے وقت اسے گاڑی میں ساتھ بھی نہیں لے کر گئے۔

ایک دفعہ آپ ایک غیر ملکی مہمان کو اپنے ہمراہ چک چٹھہ لے آئے اور حکیم عبدالعزیز صاحب کو بتایا کہ ان کو ربوہ دکھا کر لایا ہوں۔ سردار صاحب کہنے لگے کہ دو دن قبل میں لاہور سے آ رہا تھا کہ ان کو شاہدرہ کے قریب جی۔ٹی روڈ پر گوجرانوالہ کی طرف چلتے دیکھا۔ کمر پر سامان باندھا ہوا تھا۔ میں نے اس کے پاس گاڑی روک لی اور اس سے باتیں کرنا شروع کر دیں۔ اس نے بتایا کہ میں انگلینڈ کا رہائشی ہوں اور کوئی تاریخی کام کرنا چاہتا ہوں۔ اسی لیے انگلینڈ سے نیوزی لینڈ تک پیدل سفر کرنا چاہتا ہوں اور کر رہا ہوں۔

میں نے پوچھا کہ اس سفر کا خرچہ کون برداشت کرتا ہے۔ اس نے بتایا کہ میرے والد وہاں ایک اخبار میں کام کرتے ہیں۔ میں روزانہ سفر کی ایک قسط اخبار کو ارسال کرتا ہوں۔ وہاں سے جو معاوضہ آتا ہے اس سے آگے سفر کرتا ہوں۔ میں نے کہا کہ اس سفر کے دوران ربوہ ضرور دیکھنا۔ میں اسے ساتھ لے آیا اور پھر ربوہ میں ایک دن قیام کیا اور اسے ربوہ کی سیر کروائی ہے۔

سردار صاحب کو قدرت نے دینی و دنیاوی اور فنی علوم سے لبریز کر رکھا تھا۔ آپ سے ہم نے کئی مرتبہ آپکے والد حضرت ماسٹر عبدالرحمان صاحب رفیق حضرت مسیح موعود کی قبولیت احمدیت کے ایمان افروز واقعات سنے۔ آپ ہمیشہ دیانت داری اور وقت کی پابندی کے ساتھ اپنی ڈیوٹی سرانجام دیتے۔ ربوہ میں ایک ملاقات پر جب آپ تعمیرات مرکزیہ کا کام کروا رہے تھے کہا کہ یہ محض خدا تعالیٰ کا فضل ہے کہ مجھے یہاں مرکز میں اس خدمت کا موقع مل رہا ہے۔

وصایا

ضروری نوٹ

مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز کی منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جارہی ہیں کہ اگر کسی شخص کو ان وصایا میں سے کسی کے متعلق کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو **دفتر بہشتی مقبرہ** کو پندرہ یوم کے اندر اندر تحریری طور پر ضروری تفصیل سے آگاہ فرمائیں۔

سیکرٹری مجلس کارپرداز۔ ربوہ

مسل نمبر 36431 میں اسد اللہ طاہر ولد ڈاکٹر محمد علی قوم پٹھان پیشہ طالب علمی عمر 20 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن منگلا کینٹ ضلع جہلم بقائمی ہوش و حواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ 14-11-2003 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/9 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/1100 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہو گی 1/9 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد اسد اللہ طاہر ولد ڈاکٹر محمد علی منگلا کینٹ گواہ شد نمبر 1 ڈاکٹر محمد علی والد موصی گواہ شد نمبر 2 میجر عمران اشرف ولد چوہدری محمد اشرف منگلا کینٹ

مسل نمبر 36432 میں مقصودہ خالق زوجہ عبدالخالق قوم آرائیں پیشہ خانہ داری عمر 36 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن وارڈ نمبر 2 گولارچی ضلع بدین سندھ بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ 27-11-2003 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ حق مہر بذمہ خاوند محترم -/1500 روپے۔ طلائی زیورات وزنی 4 تولے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/500 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامتہ مقصودہ خالق زوجہ عبدالخالق وارڈ نمبر 2 گولارچی گواہ شد نمبر 1 فخر احمد فرخ ولد سیف الرحمان بھٹی مربی سلسلہ گواہ شد نمبر 2 عقیل احمد نگری ولد فرید احمد معلم وقف جدید گولارچی

مسل نمبر 36433 میں عبدالخالق ولد عبدالحق قوم آرائیں پیشہ زمیندار عمر 37 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن وارڈ نمبر 2 گولارچی ضلع بدین سندھ بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ 27-11-2003 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ ایک عدد ٹریکٹر میں حصہ -/45000 روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/48000 روپے سالانہ بصورت زمیندارہ (ٹھیکہ) مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد عبدالخالق ولد عبدالحق وارڈ نمبر 2 گولارچی گواہ شد نمبر 1 فخر احمد فرخ ولد سیف الرحمان بھٹی مربی سلسلہ ضلع بدین گواہ شد نمبر 2 عقیل احمد نگری معلم وقف جدید گولارچی

مسل نمبر 36434 میں رضوان احمد ملک ولد ریاض احمد رضا قوم کھوکھر ملک پیشہ طالب علمی عمر 22 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن وارڈ نمبر 4 گولارچی ضلع بدین سندھ بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ 3-10-2003 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/300 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہو گی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد رضوان احمد ملک ولد ریاض احمد رضا وارڈ نمبر 4 گولارچی گواہ شد نمبر 1 فخر احمد فرخ وصیت نمبر 29722 گواہ شد نمبر 2 عقیل احمد نگری وصیت نمبر 32950

مسل نمبر 36435 میں شریف احمد چٹھہ ولد نذیر احمد چٹھہ قوم چٹھہ پیشہ زمیندارہ عمر 41 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن وارڈ نمبر 3 گولارچی ضلع بدین سندھ بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ 23-11-2003 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ زرعی زمین رقبہ 12 ایکڑ مالیتی -/360000 روپے۔ 3 عدد پلاٹ بمعہ دکان مالیتی -/800000 روپے۔ ٹریکٹر کا نصف حصہ مالیتی -/120000 روپے۔ موٹر سائیکل مالیتی -/40000 روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/10000 روپے ماہوار بصورت زمیندارہ و دوکانداری مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہو گی۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ اپنی جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کو ادا کرتا رہوں گا میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد شریف احمد چٹھہ ولد نذیر احمد چٹھہ وارڈ نمبر 3 گولارچی ضلع بدین گواہ شد نمبر 1 ایم ریاض احمد رضا وصیت نمبر 22209 گواہ شد نمبر 2 شمشاد حسین کھوکھر ولد حاجی عبدالرحمان وارڈ نمبر 4 گولارچی

مسل نمبر 36436 میں عنایت اللہ ولد محمد حسین قوم جٹ پیشہ تجارت عمر 60 سال بیعت 1958ء ساکن وارڈ نمبر 1 گولارچی ضلع بدین سندھ بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ 22-11-2003 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ ایک عدد پلاٹ بمعہ 3 مکان و آٹا چکی مالیتی -/1000000 روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/5000 روپے ماہوار بصورت کرایہ وٹھیکہ چکی مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہو گی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد عنایت اللہ ولد محمد حسین وارڈ نمبر 1 گولارچی گواہ شد نمبر 1 ایم ریاض احمد رضا وصیت نمبر 22209 گواہ شد نمبر 2 شمشاد حسین ولد حاجی عبدالرحمان وارڈ نمبر 4 گولارچی

مسل نمبر 36437 میں منزہ ظفر بنت ظفر احمد گھمن قوم گھمن پیشہ طالب علمی عمر 16 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن وارڈ نمبر 3 گولارچی ضلع بدین سندھ بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ 23-11-2003 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/200 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامتہ منزہ ظفر بنت ظفر احمد گھمن وارڈ نمبر 3 گولارچی گواہ شد نمبر 1 عقیل احمد نگری وصیت نمبر 32950 گواہ شد نمبر 2 شمشاد حسین ولد حاجی عبدالرحمن وارڈ نمبر 4 گولارچی

مسل نمبر 36439 میں ڈاکٹر سلطان احمد ولد ڈاکٹر مبارک احمد قوم جٹ پیشہ طالب علمی (PLAB.1) عمر 25 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن ماڈل ٹاؤن اے بہاولپور بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ 10-4-2003 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/500 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہو گی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد ڈاکٹر سلطان احمد ولد ڈاکٹر مبارک احمد ماڈل ٹاؤن اے بہاولپور گواہ شد نمبر 1 محمد شفیق قیصر ولد محمد حسین بہاولپور گواہ شد نمبر 2 ڈاکٹر مبارک احمد والد موصی

مسل نمبر 36440 میں حسن اقبال ولد اقبال ارشد قوم آرائیں پیشہ طالب علمی عمر 18 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن ماڈل ٹاؤن بہاولپور بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ 1-8-2003 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/100 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد حسن اقبال ولد اقبال ارشد ماڈل ٹاؤن بہاولپور گواہ شد نمبر 1 محمد شفیق قیصر ولد چوہدری محمد حسین بہاولپور گواہ شد نمبر 2 مبارک مسعود ولد نیاز احمد مسعود ماڈل ٹاؤن بہاولپور

مسل نمبر 36441 میں ناصرہ پروین زوجہ محمد اسحاق قوم مغل پیشہ ٹیچر عمر 43 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن ننکانہ صاحب ضلع شیخوپورہ بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ 15-11-2003 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری

کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ 1۔ طلائی زیورات وزنی 4 تولے مالیتی -/32000 روپے۔ 2۔ نقرئی زیورات وزنی 8 تولے مالیتی -/3000 روپے۔ 3۔ حق مہر وصول شدہ بصورت زیورات مالیتی -/6000 روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/5400 روپے ماہوار بصورت تنخواہ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامتہ ناصرہ پروین زوجہ محمد اسحاق ننکانہ صاحب ضلع شیخوپورہ گواہ شد نمبر 1 آصف توحید رؤف وصیت نمبر 30858 گواہ شد نمبر 2 محمد اسحاق خاوند موصیہ

مسل نمبر 36442 میں ثمامۃ الظفر بنت محمد اسحاق قوم مغل پیشہ طالب علمی عمر 19 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن ننکانہ صاحب ضلع شیخوپورہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکرہ آج بتاریخ 15-11-2003 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/100 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامتہ ثمامۃ الظفر بنت محمد اسحاق ننکانہ صاحب ضلع شیخوپورہ گواہ شد نمبر 1 مرزا مبشر احمد ولد مرزا خورشید احمد ننکانہ صاحب گواہ شد نمبر 2 محمد اسحاق والد موصیہ

مسل نمبر 36443 میں حفیظہ بیگم بیوہ ڈاکٹر عبدالغفور قوم چنڈ میسر جٹ پیشہ خانہ داری عمر 65 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن ننکانہ صاحب ضلع شیخوپورہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکرہ آج بتاریخ 19-11-2003 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ طلائی زیورات وزنی 2 تولے مالیتی -/16000 روپے۔ بینک میں جمع رقم -/50000 روپے۔ ترکہ خاوند محترم میں سے حصہ -/25000 روپے۔ ایک عدد فریج مالیتی -/10000 روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ (500+1100) روپے ماہوار بصورت (پنشن + جیب خرچ) مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامتہ حفیظہ بیگم بیوہ ڈاکٹر عبدالغفور ننکانہ صاحب گواہ شد نمبر 1 آصف توحید رؤف وصیت نمبر 30858 گواہ شد نمبر 2 کامران یوسف وصیت نمبر 32994

مسل نمبر 36445 میں سعدیہ مجید بنت عبدالمجید بھٹی قوم راجپوت بھٹی پیشہ خانہ داری عمر 19 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن راہوالی ضلع گوجرانوالہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکرہ آج بتاریخ 16-11-2003 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ طلائی زیورات مالیتی -/1400 روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/200 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامتہ سعدیہ بنت عبدالمجید بھٹی راہوالی ضلع گوجرانوالہ گواہ شد نمبر 1 کلیم احمد کاشمیری ولد چوہدری نذر محمد راہوالی گواہ شد نمبر 2 عبدالمجید بھٹی والد موصیہ

مسل نمبر 36446 میں فریحہ سلیم بنت میر خالد سلیم قوم کشمیری پیشہ خانہ داری عمر 24 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن راہوالی ضلع گوجرانوالہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکرہ آج بتاریخ 30-12-2002 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ طلائی زیورات (سیٹ، طلائی کانٹے، دو انگوٹھیاں) اس وقت مجھے مبلغ -/100 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامتہ فریحہ سلیم بنت میر خالد سلیم راہوالی گواہ شد نمبر 1 وجاہت سلیم برادر موصیہ گواہ شد نمبر 2 محمد اقبال بٹ ولد عبداللہ خان راہوالی

ترقی یافتہ اقوام کی خوبیوں میں سے ایک خوبی وقت کی پابندی ہے۔

اطلاعات و اعلانات

نوٹ: اعلانات صدر / امیر صاحب حلقہ کی تصدیق کے ساتھ آنا ضروری ہیں۔

نکاح

○ مکرم رانا مبارک احمد صاحب صدر حلقہ علامہ اقبال ٹاؤن لاہور لکھتے ہیں کہ مورخہ 7 مئی 2004ء بروز جمعۃ المبارک دارالذکر لاہور میں خاکسار کے بھانجے ہومیو پیتھک ڈاکٹر عدیل اختر صاحب ابن مکرم ظفر اقبال بھٹی صاحب راوی بلاک علامہ اقبال ٹاؤن لاہور کا نکاح ہمراہ مکرمہ عزیزہ صادقہ صاحبہ بنت مکرم عبدالمجید صاحب حلقہ گلشن پارک مغل پورہ لاہور بعوض حق مہر پچاس ہزار روپے مکرم آصف چیمہ صاحب مربی ضلع لاہور نے پڑھا۔ مکرم ڈاکٹر عدیل اختر صاحب مکرم محمد یوسف صاحب مرحوم کا پوتا اور مکرم رانا محمد یعقوب صاحب فیروز پوری کا نواسہ ہے اسی طرح عزیزہ صادقہ صاحبہ مکرم ثناء اللہ صاحب کی پوتی اور مکرم مرزا محمد لطیف بیگ صاحب ربوہ کی نواسی ہے۔ احباب سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ یہ رشتہ دینی و دنیاوی لحاظ سے دونوں خاندانوں کیلئے بابرکت فرمائے۔ آمین

○ مکرم محمود احمد صاحب ڈپٹی سپرنٹنڈنٹ سول سیکرٹریٹ مظفر آباد آزاد کشمیر لکھتے ہیں۔ میری بھانجی مکرمہ بشریٰ اقبال صاحبہ بنت مکرم محمد اقبال شاہد صاحب مرحوم دارالعلوم شرقی ربوہ کا نکاح ہمراہ مکرم قاضی وسیم احمد صاحب ابن مکرم قاضی مبارک احمد صاحب آف جرمنی بحق مہر دو لاکھ روپے مورخہ 9 مئی 2004ء کو مکرم مولانا سلطان محمود انور صاحب ناظر خدمت درویشاں ربوہ نے بعد نماز عصر بیت المبارک ربوہ میں پڑھا۔ مکرمہ بشریٰ اقبال صاحبہ مکرم راجہ عبدالعزیز صاحب سابق اکاؤنٹنٹ جامعہ احمدیہ کی پوتی اور مکرم نذیر احمد صاحب ولد مکرم مہر بخش صاحب مرحوم سکنہ گرمولہ ورکاں ضلع گوجرانوالہ کی نواسی ہیں۔ احباب سے رشتہ کے ہر لحاظ سے مبارک اور مثمر بثمرات حسنہ ہونے کیلئے درخواست دعا ہے۔

درخواست دعا

مکرم ملک منور احمد جاوید صاحب نائب ناظر ضیافت تحریر کرتے ہیں کہ مکرم ڈاکٹر منصور احمد صاحب ڈسٹرکٹ سرجن شیخوپورہ کی والدہ محترمہ سلیمہ بیگم صاحبہ بیوہ مکرم چوہدری محمد حسین صاحب مرحوم ایک عرصہ سے بیمار ہیں۔ فالج کی تکلیف ہے۔ ان کی کامل صحت یابی کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

☆ مکرم مظفر احمد بلال ڈوگر صاحب مربی سلسلہ M.T.A نظارت اشاعت ربوہ لکھتے ہیں۔ خاکسار کا بھانجا مکرم احمد بلال باجوہ عمر 18 سال ولد مکرم منیر احمد جاوید باجوہ آف لاہور حال مقیم کینیڈا بوجہ برین ٹیومر بیمار ہے اور ڈاکٹروں نے آپریشن تجویز کیا ہے احباب جماعت سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ان کو معجزانہ شفا کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے اور ہر قسم کی پیچیدگیوں سے محفوظ رکھے۔ آمین

○ مکرم اکرام اللہ بھٹی صاحب مربی سلسلہ بھریا روڈ ضلع نوشہرو فیروز لکھتے ہیں۔ خاکسار کے والد مکرم برکت علی صاحب بھٹی سابق باغبان ناصر آباد اسٹیٹ سندھ چند ماہ سے جگر اور دیگر عوارض کی وجہ سے بیمار چلے آ رہے ہیں۔ بیماری کی شدت پہلے سے بہت زیادہ بڑھ گئی ہے کمزوری بھی بہت زیادہ ہے اس وقت حیدر آباد میں زیر علاج ہیں ان کی کامل شفایابی اور صحت و تندرستی والی درازی عمر کیلئے تمام افراد جماعت سے دعا کی عاجزانہ درخواست ہے۔

سانحہ ارتحال

○ مکرم طلعت مشرف صاحبہ جھنگ اطلاع دیتی ہیں کہ ان کی والدہ مکرمہ زینب بیگم صاحبہ بیوہ مکرم محمد اشرف صاحب فیکٹری ایریا ربوہ 19۔ اپریل 2004ء کو بعمر تقریباً 78 سال جھنگ میں وفات پا گئیں۔ اگلے دن بعد نماز عصر بیت المبارک میں محترم صاحبزادہ مرزا خورشید احمد صاحب ناظر اعلیٰ و امیر مقامی نے نماز جنازہ پڑھائی مرحومہ موصیہ تھیں بہشتی مقبرہ میں تدفین کے بعد محترم صاحبزادہ صاحب نے ہی دعا کروائی۔ مرحومہ نے ایک بیٹا اور دو بیٹیاں یادگار چھوڑی ہیں۔ دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ مرحومہ کو جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے۔

اعلان داخلہ

○ پنجاب ووکیشنل ٹریننگ کونسل نے زیر انتظام اداروں (VTI's) میں داخلہ کے لئے مرد و خواتین سے درخواستیں طلب کی ہیں۔ جہاں روزگار کے میسر مواقعوں کی مناسبت سے اعلیٰ معیار کی ٹریننگ دی جاتی ہے۔ درخواست جمع کروانے کی آخری تاریخ 27 مئی 2004ء ہے نیز درخواست مقامی زکوٰۃ کمیٹی سے تصدیق شدہ ہو۔ مزید معلومات کیلئے روزنامہ جنگ 18 مئی 2004ء ملاحظہ فرمائیں۔ (نظارت تعلیم)

دورہ نمائندہ مینیجر روزنامہ الفضل

○ ادارہ الفضل مکرم محمد شریف صاحب کو بطور نمائندہ مینیجر الفضل ضلع اسلام آباد کے دورہ پر الفضل کیلئے نئے خریدار بنانے، چندہ الفضل اور بقایاجات کی وصولی اور اشتہارات کیلئے بھجوا رہا ہے۔ تمام احباب کی خدمت میں تعاون کی درخواست ہے۔

(مینیجر روزنامہ الفضل)

ربوہ میں طلوع وغروب 25 مئی 2004ء

طلوع فجر	3:27
طلوع آفتاب	5:03
زوال آفتاب	12:05
وقت عصر	5:00
غروب آفتاب	7:07
وقت عشاء	8:44

نکاح

٭ مکرم ماسٹر بشارت احمد صاحب دارالعلوم وسطی ربوہ لکھتے ہیں۔ خاکسار کی بھتیجی مکرمہ انیلہ صباحت صاحبہ بنت مکرم صباح الدین نجم صاحب ساکن یوکے کا نکاح ہمراہ خاکسار کے بھتیجے مکرم فخر الدین بابر صاحب (لندن) ابن مکرم علیم الدین قمر صاحب ساکن دارالعلوم شرقی حلقہ برکت ربوہ دس ہزار اسٹرلنگ پونڈ حق مہر پر مکرم جاوید احمد جاوید صاحب مربی سلسلہ احمدیہ نے بیت برکت دارالعلوم شرقی میں مورخہ 11 مئی 2004 کو پڑھا۔ مکرمہ انیلہ صباحت صاحبہ اور مکرم فخر الدین بابر صاحب مکرم ماسٹر چراغ دین صاحب آف عارفوالا کے بالترتیب پوتی اور پوتا ہیں۔ مکرمہ انیلہ صباحت صاحبہ مکرم محمد جمیل صاحب ساکن دارالیمن وسطی کی نواسی ہے۔ احباب جماعت سے اس رشتہ کے بابرکت اور مثمر بثمرات حسنہ ہونے کیلئے درخواست دعا ہے۔

سانحہ ارتحال

٭ مکرم سعید احمد بٹ صاحب صدر جماعت احمدیہ مانانوالہ 203 ر۔ب ضلع فیصل آباد لکھتے ہیں۔ خاکسار کی تایا زاد ہمشیرہ مکرمہ تاج بی بی صاحبہ 14 جنوری 2004ء کو وفات پا گئیں۔ 15 جنوری کو نماز ظہر کے بعد احمدیہ بیت النور مانانوالہ میں مکرم لئیق احمد صاحب طاہر مربی سلسلہ دعوت الی اللہ ضلع فیصل آباد نے مرحومہ کی نماز جنازہ پڑھائی۔ جنازہ ربوہ لایا گیا اور نماز عصر کے بعد بیت مبارک میں مکرم حافظ مظفر احمد صاحب ایڈیشنل ناظر اصلاح وارشاد نے نماز جنازہ پڑھائی وصی ہونے کی وجہ سے بہشتی مقبرہ میں تدفین ہوئی۔ حباب جماعت سے درخواست ہے دعا کریں اللہ تعالیٰ مرحومہ کو جنت کے اعلیٰ مقام عطا فرمائے اور ،یگر لواحقین کو صبر وجمیل عطا کرے۔

٭ مکرم ماسٹر عبدالحق کاہلوں صاحب کنری تحریر کرتے ہیں کہ خاکسار کی اہلیہ مکرمہ نور ثریا صاحبہ مورخہ 7 مئی بروز جمعہ 56 سال کی عمر میں میرپور خاص میں وفات پا گئیں۔ آپ کی نماز جنازہ اسی روز مکرم عصمت اللہ قمر صاحب مربی سلسلہ نے پڑھائی۔ جس کے بعد مقامی قبرستان میں تدفین ہوئی۔ آپ گزشتہ دو ماہ سے جگر کے انفیکشن کی وجہ سے علیل تھیں۔ مرحومہ ماسٹر فضل کریم صاحب مرحوم کنری کی بیٹی تھیں۔ مرحومہ 40 سال تک تعلیم کے شعبے سے وابستہ رہیں۔ مرحومہ نے دو بیٹے مکرم ناصر محمود کاہلوں صاحب اور مکرم عامر محمود کاہلوں صاحب اور دو بیٹیاں مکرمہ طاہرہ صدیقہ صاحبہ اور مکرمہ فائزہ صدیقہ صاحبہ سوگوار چھوڑی ہیں۔ احباب جماعت سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ انہیں جنت الفردوس میں اعلیٰ علیین میں جگہ عطا فرمائے اور پسماندگان کو صبر جمیل عطا فرمائے۔

٭ مکرم میاں جاوید عمر چغتائی صاحب سیکرٹری تحریک جدید ساہیوال شہر اطلاع دیتے ہیں کہ میرے بڑے بھائی مکرم میاں خالد عمر چغتائی صاحب ریٹائرڈ آفیسر زرعی بینک ولد مکرم میاں محمد عمر چغتائی صاحب مرحوم ریٹائرڈ ایس پی مورخہ 4 مئی 2004ء کو بعمر 62 سال وفات پا گئے آپ حضرت میاں عبدالمجید صاحب رفیق حضرت مسیح موعود کے پوتے اور حضرت میاں عبدالرشید صاحب رفیق حضرت مسیح موعود کے نواسے تھے۔ آپ بہت خوبیوں کے مالک تھے۔ دوسرے دن مقامی قبرستان ساہیوال میں مکرم ڈاکٹر عطاء الرحمٰن صاحب صدر جماعت احمدیہ ساہیوال شہر نے نماز جنازہ پڑھائی تدفین کے بعد انہوں نے ہی دعا کروائی۔ مرحوم نے اپنے پیچھے بیوہ کے علاوہ ایک بیٹا اور ایک بیٹی یادگار چھوڑی ہیں۔ احباب جماعت سے مرحوم کی بلندی درجات کیلئے دعا کی درخواست ہے۔ اللہ تعالیٰ مرحوم کے لواحقین کو صبر جمیل عطا فرمائے۔ آمین

درخواست دعا

٭ مکرم محمد مالک خضر صاحب کارکن دفتر صدر عمومی ربوہ لکھتے ہیں۔ میری خوش دامن صاحبہ زوجہ مکرم چوہدری منور احمد صاحب مالو کے تتلے ضلع نارووال کے دو آپریشن فضل عمر ہسپتال میں ہوئے ہیں احباب جماعت سے آپریشن کے بعد پیچیدگیوں سے محفوظ رہنے اور کامل صحت یابی کیلئے عاجزانہ درخواست ہے نیز میری بیٹی راحیلہ شاہین عرصہ تین ماہ سے بیمار چلی آرہی ہے احباب اس کی کامل اور جلد صحت یابی کیلئے دعا کریں۔

٭ مکرم ناصر صاحب ابن چوہدری محمد ارشد مانگٹ صاحب متعلم جامعہ احمدیہ کا اپنڈکس کا آپریشن فضل عمر ہسپتال ربوہ میں ہوا ہے۔

٭ مکرمہ نذیراں بیگم صاحبہ اہلیہ خواجہ جمیل احمد صاحب مرحوم دارالفضل ربوہ شدید بیمار ہیں۔ فضل عمر ہسپتال کے I.C.U وارڈ میں داخل ہیں۔

٭ محمد ارشد لنگاہ صاحب دارالعلوم غربی کے گردے کا کامیاب آپریشن راولپنڈی میں ہوا ہے۔

احباب سے جملہ مریضان کی کامل اور جلد شفایابی کیلئے درخواست دعا ہے۔

دانتوں کا معائنہ مفت ☆ عصر تا عشاء
احمد ڈینٹل کلینک
ڈینٹسٹ: رانا مدثر احمد/طارق مارکیٹ اقصیٰ چوک ربوہ

ڈاکٹر من موہن سنگھ بھارت کے 14ویں وزیراعظم

ڈاکٹر من موہن سنگھ بھارت کے 14ویں وزیراعظم ہونگے۔ ان سے پہلے جواہر لال نہرو ملک کے پہلے وزیراعظم تھے وہ 15۔اگست 1947ء سے 27 مئی 1964ء تک ملک کے وزیراعظم رہے ان کے بعد گلزاری لال نندا نے عبوری وزیراعظم کی حیثیت سے یہ عہدہ سنبھالا، پھر لال بہادر شاستری جون 1964ء سے جنوری 1966ء تک اس عہدے پر فائز رہے وزارت عظمیٰ کا آغاز نہرو خاندان سے ہوا مگر پھر گاندھی خاندان کی باری آئی جواہر لال نہرو کی بیٹی اور فیروز گاندھی کی بیوی اندرا گاندھی پہلے جنوری 1966ء سے مارچ 1977ء تک اور پھر جنوری 1980 سے اکتوبر 1984ء تک وزیراعظم رہیں ان کے بعد مارچ 1977ء سے جولائی 1979ء تک ڈیسائی نے یہ منصب سنبھالا۔ 3 جولائی 1979ء سے جنوری 1980ء تک چرن سنگھ کی باری آئی ایک مرتبہ پھر گاندھی خاندان کا ستارا ابھرا اور اندرا گاندھی کے بیٹے راجیو گاندھی اکتوبر 1984ء سے دسمبر 1989ء تک وزیراعظم رہے جس کے بعد دسمبر 1989ء سے 1990ء تک وی پی سنگھ نے اس عہدے کو سنبھالا جبکہ چندر شیکھر کو نومبر 1990ء سے جون 1991ء تک وزیراعظم کی حیثیت سے کام کا موقع ملا جس کے بعد نرسیما راؤ جون 1991ء سے مئی 1996ء تک اس عہدے پر فائز رہے بی جے پی کے اٹل بہاری واجپائی نے 16 مئی سے یکم جون 1996ء اقتدار سنبھالا اس مختصر وقفے کے بعد دیو گوڑا نے 1996ء سے 1997ء تک اس عہدے پر کام کیا ان کے بعد اندر کمار گجرال کی باری آئی جو اپریل 1997ء سے نومبر 1997ء تک وزیراعظم رہے پھر بی جے پی کے اٹل بہاری واجپائی وزیراعظم بنے وہ مارچ 1998ء سے اب تک اس عہدے پر فائز رہے۔

زری کے بہترین سوٹوں پر زبردست لوٹ سیل لگ گئی
فرحت علی جیولرز
اینڈ زری ہاؤس
یادگار روڈ ربوہ فون: 04524-213158

ضرورت برائے ملازمین
خالد ناصر بیڈ بیجز پرائیویٹ لمیٹڈ کو درج ذیل آسامیاں پر کرنے کیلئے ملازمین کی ضرورت ہے
1۔ سیلز مین۔ میڈیسن کی سیلز میں تجربہ رکھتے ہوں۔
2۔ گن مین (سیکیورٹی گارڈ) سابقہ فوجی اور ذاتی اسلحہ رکھنے والوں کو ترجیح دی جائے گی۔
3۔ لیبر میں کام کیلئے۔ صحت منداور محنتی احباب
خواہش منداحباب اپنی درخواستیں درج ذیل پتہ پر پہنچائیں اور اسی پتہ پر رابطہ کریں۔
خالد ناصر بیڈ بیجز پرائیویٹ لمیٹڈ
واریئر کیمیکلز (PVT) لمیٹڈ
3 کلومیٹر لاہور روڈ پنڈی بھٹیاں ضلع حافظ آباد
0438-531523

زرگل ہیئر آئل
سکری اور گرتے بالوں کیلئے
تیار کردہ: ناصر دواخانہ (رجسٹرڈ) گولبازار ربوہ
Ph 04524 212434 Fax.213966

Hamid Ali Khan
Proprietor
AL-FIRDOUS GARMENTS
Deals in: Shirts, Dress Shirts, Dress Pents, Jeans & All kinds of Children Garments
85-New Anarkali, Lahore. Tel:7324448

کم قیمت ایک دام
اقصیٰ فیبرکس قدم بقدم
سستے برقعے
اقصیٰ برقع ہاؤس
زنانہ ریڈی میڈ گارمنٹس
اقصیٰ فیشن پوائنٹ
اقصیٰ چوک ربوہ (پروپرائٹر: محمد احمد طاہر کاہلوں)

Govt. LIC NO. ID-511
خوشخبری
UK ... کے لئے ... میں ...
لاہور/ اسلام آباد سے
ریٹرن ٹکٹ اب صرف -/37390 روپے
سبینا ٹریولز
04524-211211-213716
0320-4890196 04524-215211
051-2829706-2821750
0300-5105594 051-2829652
www.airborneservices.com

مکان کرایہ کیلئے خالی ہے
ایک عدد مکان 30/4 دارالصدر غربی ربوہ حلقہ قمر کرایہ پر دینا ہے۔ جن صاحب کو ضرورت ہو وہ مندرجہ ذیل پتہ پر رابطہ کریں۔
شبیر احمد باجوہ 30/4 دارالصدر غربی قمر
فون نمبر: 213251-211101
نزد کوٹھی سر ظفر اللہ خان صاحب مرحوم